***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Analytical and Comparative Study of the Urdu, Sindhi, and English Translations of Nahj al-Balagha

نہج البلاغہ کے اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ

Mr. Faseeh Hyder Shah
M.Phil Scholar, Department of Comparative Religion and Islamic Culture University of Sindh, Jamshoro, Sindh, Pakistan
faseehrezavi@gmail.com Ph.No.03331337612
Dr. Mukhtiar Ahmed Kandhro
Assistant Professor, Department of Comparative Religion and Islamic Culture University of Sindh, Jamshoro, Sindh, Pakistan
mukhtiar.kandhro@usindh.edu.pk
Dr. Nazia Begum
Assistant Professor (Visiting), Department of Islamic Culture and Thought, National University of Modern Languages (NUML) Karachi Campus
nazia.begum@numl.com

Abstract
This study presents a comparative linguistic, rhetorical, and intellectual analysis of selected excerpts from Letter 53 of Nahj al-Balagha (Maktub-e-Malik al-Ashtar), with reference to its Arabic original and Urdu, Sindhi, and English translations. The research employs a comparative framework based on lexical, semantic, and stylistic dimensions to examine the process of meaning transfer across languages.Nahj al-Balagha occupies a central position in Islamic intellectual and literary heritage, and more than 300 translations and commentaries are reported in scholarly sources, highlighting its wide academic significance.
The analysis shows that the Arabic text is highly concise, rhetorically powerful, and intellectually rich, making translation a complex interpretive task rather than a simple linguistic transfer. Among the examined versions, the Urdu translation is relatively closer to the original in meaning and structure, the Sindhi translation is clear but less rhetorically intensive due to indirect transmission, and the English translation simplifies some cultural and rhetorical nuances for global readability. The study concludes that no translation can fully reproduce the linguistic and rhetorical depth of Nahj al-Balagha, although direct translations supported by authoritative commentaries preserve its meaning more effectively.
***Keywords**: Nahj al-Balagha; Imam Ali (A.S.); Linguistic Analysis; Rhetoric; Comparative Study; Translation Studies; Stylistics; Letter of Malik al-Ashtar*

زیرِ نظر تحقیق میں نہج البلاغہ کے مکتوب نمبر 53 (مکتوبِ مالک اشترؒ) کے منتخب اقتباسات کا اصل عربی متن اور اس کے اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کے ساتھ تقابلی لسانی، بلاغی اور فکری تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ اس مطالعے میں لغوی، معنوی اور اسلوبیاتی پہلوؤں کی بنیاد پر مختلف زبانوں میں مفہوم کی ترسیل کے عمل کا جائزہ لیا گیا ہے۔
نہج البلاغہ اسلامی فکری و ادبی ورثے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، اور علمی مصادر کے مطابق اس کے 300 سے زائد تراجم اور شروح موجود ہیں، جو اس کی وسیع علمی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں۔
تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ اصل عربی متن اختصار، بلاغت اور فکری گہرائی کا اعلیٰ نمونہ ہے، جس کا ترجمہ ایک پیچیدہ تفسیری عمل ہے۔ اردو ترجمہ نسبتاً اصل متن کے زیادہ قریب ہے، سندھی ترجمہ واضح مگر بلاغتی لحاظ سے کمزور ہے، جبکہ انگریزی ترجمہ بین الاقوامی سطح کے لیے بعض

نزاکتوں کو سادہ بنا دیتا ہے۔
تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ نہج البلاغہ کی بلاغتی و لسانی عظمت کو مکمل طور پر کسی ترجمے میں منتقل کرنا ممکن نہیں، تاہم براہِ راست عربی متن پر مبنی تراجم زیادہ مؤثر اور قابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔

تعارف

نہج البلاغہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے خطبات، مکتوبات اور حکمتوں پر مشتمل ایک بے مثال فکری و ادبی شاہکار ہے، جو اسلامی فکر، عربی ادب اور بلاغت کا اہم مجموعہ سمجھا جاتا ہے۔ جسے سید رضی نے ایک گلدستہ کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کے اسلوبِ بیان میں فصاحت، بلاغت اور معنوی گہرائی کا ایسا حسین امتزاج پایا جاتا ہے جو اسے عربی ادب میں ایک منفرد مقام عطا کرتا ہے۔ اس کے خطبات نہ صرف دینی و اخلاقی رہنمائی فراہم کرتے ہیں بلکہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر گہری فکری رہنمائی بھی پیش کرتے ہیں۔ اس کی زبان انتہائی بلیغ، جامع اور مؤثر ہے جس میں مختصر جملوں کے اندر وسیع معانی سمائے ہوئے ہیں۔

نہج البلاغہ کی علمی اہمیت شیعہ اور سنی دونوں مکاتبِ فکر کے ہاں مسلمہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ساتویں صدی ہجری میں غیر شیعہ عالم دین ابن ابی الحدید معتزلی نے اس کی ایک جامع اور معروف شرح تحریر کی، جو آج بھی علمی دنیا میں ایک معتبر ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس شرح پر اب تک متعدد ابحاث، حواشی اور شروح کا سلسلہ جاری ہے، جو اس متن کی فکری وسعت اور علمی گہرائی کا ثبوت ہے۔

اکثر ممالک میں نہج البلاغہ کے 18 زبانوں میں ہو چکا ہے اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم کی تعداد 100 سے زیادہ ہو چکی ہے۔ اس کی متعدد شرحیں اور تکملے بھی لکھی جا چکی ہیں بعض نے ان کی تعداد 300 سے زیادہ ذکر کی ہے۔[2،1] جو اس کے عالمی شہرت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسی طرح اردو، سندھی اور انگریزی زبانوں میں بھی اب تک کئی درجن تراجم ہو چکے ہیں جن میں سے اکثر دستیاب ہیں۔ اس تناظر میں نہج البلاغہ پر تحقیقی و تنقیدی کام کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اسی پس منظر میں یہ تحقیق نہج البلاغہ کے تراجم و شروح کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ پیش کرنے کی کوشش ہے۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد نہج البلاغہ کے منتخب مکتوبات اور خطبات میں موجود اسلوبِ بیان، لسانی ساخت، الفاظ کے انتخاب اور بلاغتی خصوصیات کا مختلف زبانوں میں ترجماتی ترسیل کے تناظر میں تجزیہ کرنا ہے۔ اس مقالے میں خاص طور پر مکتوبِ مالک اشترؒ کو مرکزی متن کے طور پر منتخب کیا گیا ہے، جس کا اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کے ساتھ تقابلی و لسانی مطالعہ کیا گیا ہے۔

تحقیق کا طریقہ کار تجزیاتی اور تقابلی نوعیت کا ہے، جس میں مختلف اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کو جمع کر کے ان کا منظم مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے معتبر عربی، اردو، فارسی اور انگریزی معاجم و لغات سے مدد لی گئی ہے۔ اس تحقیق کا ہدف نہ صرف مترجمین کی علمی کاوشوں کو سراہنا ہے بلکہ ان کے ترجماتی کام کا تجزیاتی جائزہ پیش کرنا بھی ہے، تاکہ مختلف لسانی طبقات کے لیے نہج البلاغہ کے فہم کو مزید آسان اور مؤثر بنایا جاسکے۔

نہج البلاغہ کے اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کا تعارف

نہج البلاغہ کے اردو تراجم و شروح کا تعارف

نہج البلاغہ کا اردو زبان میں بھی متعدد اہلِ علم نے ترجمہ اور شرح کی صورت میں پیش کیا ہے۔ نہج بلاغہ کے اردو تراجم کا آغاز بیسویں صدی کے ابتدائی دور میں 1915ء میں سید سبط الحسن ہنسوی رضوی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کے قریبی قدیمی اردو تراجم میں نیرنگ فصاحت–نہج البلاغہ کا اردو ترجمہ، حکیم سید ذاکر حسین اختر بن سید فرزند علی ہندی دہلوی جو کہ مطبع یوسفی دہلی سے 1922ء میں چھاپا گیا، اس کا قلمی نسخہ آج بھی موجود ہے۔ لیکن مولانا مفتی جعفر حسین کا اردو ترجمہ خاص اہمیت رکھتا ہے، جو اپنی سادہ اور رواں زبان کے باعث عام و خاص میں مقبول ہوا۔ اسی طرح علامہ سید ذیشان حیدر جوادی نے نہج البلاغہ کا بامحاورہ اور ادبی اسلوب میں ترجمہ کیا، جو علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر علماء اور محققین نے بھی مختلف ادوار میں نہج البلاغہ کے تراجم و شروح تحریر کیے، جن میں بعض نے تفسیری انداز اختیار کیا جبکہ بعض نے لغوی وادبی پہلوؤں کو نمایاں کیا۔ یہ تمام کاوشیں نہج البلاغہ کے فکری، اخلاقی اور بلاغتی پیغام کو اردو داں طبقے تک مؤثر انداز میں منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

نہج البلاغہ کے اردو تراجم

1. منہاج نہج البلاغہ، ترجمہ سید سبط الحسن ہنسوی رضوی، 1915ء۔
2. نیرنگ فصاحت (ترجمہ نہج البلاغہ)، سید ذاکر حسین بھریلوی، دہلی: مطبع یوسفی، 1922ء۔
3. نہج البلاغہ (اردو ترجمہ)، سید یوسف حسن الامروہوی، میرٹھ، 1926ء۔

4. نہج البلاغہ (اردو ترجمہ)، سید اولاد حسین الامروہوی، تقریباً 1930ء۔
5. نہج البلاغہ (اردو ترجمہ)، سید علی اظہر کھجوی و سید علی حیدر، تقریباً 1961ء۔
6. نہج البلاغہ (اردو ترجمہ)، جعفر حسین، لاہور، 1956ء۔
7. نہج البلاغہ (اردو ترجمہ)، حسن عسکری، حیدر آباد دکن، 1966ء۔
8. نہج البلاغہ (خطبے: مرزا یوسف حسین؛ خطوط و حکمتیں: غلام محمد زکی سرودکوہی)، لاہور، 1974ء۔

نہج البلاغہ کے سندھی تراجم و شروح کا تعارف

نہج البلاغہ کا سندھی زبان میں بھی ترجمہ کیا گیا، جس میں ابتدائی کاوشوں میں حافظ میر محمد حسن علی خان الحیدر آبادی (1240–1324ھ) کا منظوم سندھی ترجمہ قابلِ ذکر ہے۔ بعد ازاں مولانا محمد رضا النجفی خیرپوری (پیدائش: 1954ء) نے بھی اس کا سندھی ترجمہ کیا، اگرچہ وہ غیر مطبوعہ ہے۔ اسی طرح علی محمد راہو نے نہج البلاغہ کا سندھی ترجمہ کیا جو 1975ء میں کراچی سے شائع ہوا۔

نہج البلاغہ کے سندھی تراجم

1. نہج البلاغہ (منظوم سندھی ترجمہ)، مترجم: حافظ میر محمد حسن علی خان الحیدر آبادی، (وفات: تقریباً 1906ء)۔
2. نہج البلاغہ (سندھی ترجمہ)، مترجم: علی محمد راہو، کراچی، 1975ء۔
3. نہج البلاغہ (سندھی ترجمہ)، مترجم: امان اللہ کربلائی، حیدر آباد، 1990ء۔
4. نہج البلاغہ (سندھی ترجمہ)، مترجم: مشتاق مسرور بار یچو، ناشر: ادارہ علوم اہل بیتؑ، 2016ء۔
5. نہج البلاغہ (سندھی ترجمہ)، مترجم: عبد اللہ روحانی نجفی، ناشر: مؤسسۃ الغدیر، نجف اشرف، 2025ء۔
6. نہج البلاغہ (سندھی ترجمہ)، مترجم: مولانا محمد رضا النجفی خیرپوری، (غیر مطبوعہ، معاصر)۔

نہج البلاغہ کے انگریزی تراجم و شروح کا تعارف

نہج البلاغہ کے انگریزی تراجم اہلِ علم اور عام قارئین کے لیے نمایاں اہمیت کے حامل ہیں۔ نہج البلاغہ کا پہلا انگریزی ترجمہ ہندوستان کے ڈاکٹر محمد علی الحاج سلمان نے 1940ء کے عشرے میں کیا گیا۔ جو کہ اس وقت موجود نہیں۔[174] جس کے بعد سید محمد عسکری جعفری، سید علی رضا، سید انصار حسین رضوی، ہادی خسروشاہی، مفتی جعفر حسین اور دیگر محققین نے مختلف ادوار میں نہج البلاغہ کے تراجم اور شروح مرتب کیں۔ ان تراجم میں نہج البلاغہ کے خطابات، حکمت آمیز اقوال، حکم و کلمات قصار، اور مذہبی و اخلاقی پیغامات کو انگریزی زبان میں سمجھنے کے قابل بنایا گیا۔ کچھ تراجم مکمل اور شائع شدہ ہیں، جبکہ دیگر نامکمل یا غیر مطبوعہ ہیں، لیکن مجموعی طور پر یہ تمام تراجم نہج البلاغہ کی علمی، ادبی اور روحانی اہمیت کو عالمی قارئین تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

نہج البلاغہ کے انگریزی تراجم

1. نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ، سید محمد عسکری جعفری، مؤسسۃ الزہراء، حیدر آباد، 1965ء۔
2. نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ، سید علی رضا، کراچی، 1973ء۔
3. نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ، سید انصار حسین رضوی، حیدر آباد، 1976ء
4۔ نہج البلاغہ ترجمہ عبد الرزاق خان ملیح آبادی، حکم و کلمات قصار ترجمہ سید مرتضیٰ حسین، 1884ع
4. نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ، سید محمد عسکری جعفری اور سید علی رضا، مرتب: ہادی خسروشاہی، قم، 1984ء۔
5. نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ، مفتی جعفر حسین، کراچی، 1975ء، بعد میں قم، 1984ء۔
6. نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ، سید علی رضا، المؤسسہ العالمیہ للخدمات الإسلامیہ، تہران، 1980ء، دوبارہ طبع: 1987ء۔
7. نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ، میرزا جعفر تبریزی، (اشاعت نامکمل، وفات: 1982ء)۔
8. نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ، سید حسین محمد جعفری، (ترجمہ نامکمل، پاکستان)۔
9. نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ، ڈاکٹر محمد علی حاج سلیمان، بمبئی، (سال نامعلوم)۔

منتخب تراجم کا تعارف

اس تحقیق میں نہج البلاغہ کے تقابلی و تجزیاتی مطالعے کے لیے اردو، سندھی اور انگریزی زبانوں کے ایسے تراجم کو منتخب کیا گیا ہے جو علمی حلقوں میں معتبر اور معروف سمجھے جاتے ہیں۔ ان تراجم کا انتخاب اس بنیاد پر کیا گیا ہے کہ ان میں اصل عربی متن کو بھی شامل کیا گیا ہے، جس سے براہِ راست تقابلی مطالعہ ممکن ہو جاتا ہے۔

نہج البلاغہ - اردو ترجمہ (مفتی جعفر حسین)

مفتی جعفر حسین کا ترجمہ اردو زبان میں نہج البلاغہ کے اہم اور مستند تراجم میں شمار ہوتا ہے۔ اس ترجمے کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ مترجم نے اصل عربی متن کے مفہوم کو سادہ، رواں اور عام فہم اردو میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے، جبکہ اسلوب میں ادبی چاشنی بھی برقرار رکھی گئی ہے۔ اس ترجمے میں لفظی امانت اور معنوی وضاحت کے درمیان توازن قائم رکھنے کی سعی نظر آتی ہے، جس کے باعث یہ ترجمہ علمی و عوامی دونوں سطحوں پر مقبول ہے۔

نہج البلاغہ - سندھی ترجمہ - مشتاق مسرور

مشتاق مسرور باریچو نے سندھی زبان میں نہج البلاغہ کا ترجمہ مشہور اردو تراجم، خصوصاً سید رئیس احمد جعفری، نائب حسین نقوی، عبد الرزاق ملیح آبادی اور مرتضیٰ حسین کے تراجم و شروح سے استفادہ کرتے ہوئے کیا۔ اس ترجمے میں نہج البلاغہ کے خطبات، خطوط اور کلمات کو سندھی قارئین کے لیے واضح اور قابل فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ترجمہ کے مقدمے میں نہج البلاغہ کی سند اور مختلف قلمی نسخوں کی تفصیل شامل کی گئی ہے، جس سے متن کی تاریخی اہمیت اور صداقت نمایاں ہوتی ہے۔ مشتاق مسرور نے نہ صرف زبان و بیان کی وضاحت پر توجہ دی بلکہ نہج البلاغہ کے فکری، اخلاقی اور دینی پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا ہے، تاکہ سندھی قارئین امیر المؤمنین علیؑ کے پیغام اور تعلیمات کو بخوبی سمجھ سکیں۔ یہ ترجمہ سندھی ادب میں نہج البلاغہ کے مطالعے اور علمی رسائی کے لیے ایک معتبر ذریعہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

نہج البلاغہ - انگریزی ترجمہ (یاسین ٹی الجبوری)

یاسین ٹی الجبوری کا انگریزی ترجمہ نہج البلاغہ کے عالمی قارئین تک اس کے مفاہیم پہنچانے کی ایک اہم کاوش ہے۔ اس میں مترجم نے عربی متن کے مفہوم کو سادہ اور براہِ راست انگریزی اسلوب میں منتقل کیا ہے تاکہ غیر عربی قارئین بھی اس کے مضامین کو سمجھ سکیں۔ اس ترجمے کی ایک نمایاں خصوصیت اصل عربی متن کی شمولیت ہے، جس سے تقابلی مطالعہ زیادہ مستند ہو جاتا ہے، اگرچہ بعض مقامات پر بلاغتی لطافت کے مقابلے میں مفہوم کی وضاحت کو ترجیح دی گئی ہے۔

پس منظر

نہج البلاغہ اسلامی ادب اور فکر کا ایک عظیم شاہکار ہے جس میں حضرت علیؑ کے خطبات، مکتوبات اور حکمتیں شامل ہیں۔ اس کے متعدد اردو، سندھی اور انگریزی تراجم موجود ہیں جنہوں نے علمی دنیا میں اہم مقام حاصل کیا ہے۔

مسئلے کی وضاحت

اگرچہ نہج البلاغہ کے کئی تراجم دستیاب ہیں، لیکن ان کا لسانی و بلاغتی تقابلی جائزہ محدود ہے۔ مترجمین کے اسلوب، معانی کی ترسیل اور فکری گہرائی میں فرق پایا جاتا ہے، جس کی منظم تحقیقی جانچ کی ضرورت ہے۔

مقاصدِ تحقیق

اس تحقیق کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. نہج البلاغہ کے منتخب مکتوب (مکتوبِ مالک اشترؒ) کا اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کی روشنی میں تقابلی مطالعہ کرنا۔
2. مختلف زبانوں میں ترجمہ کرتے وقت اصل عربی متن کے مفہوم، اسلوب اور بلاغت کی ترسیل کا تجزیہ کرنا۔
3. اردو، سندھی اور انگریزی تراجم میں لسانی و اسلوبی اختلافات کو واضح کرنا۔
4. ترجمہ نگاری کے دوران پیدا ہونے والے فکری اور معنوی فرق کا جائزہ لینا۔
5. اس امر کا تعین کرنا کہ مختلف مترجمین نے اصل متن کی معنویت اور بلاغتی حسن کو کس حد تک منتقل کیا ہے۔

سوالاتِ تحقیق

1. نہج البلاغہ کے مکتوبِ مالک اشترؒ کے اردو، سندھی اور انگریزی تراجم میں مفہوم کی ترسیل کس حد تک مؤثر ہے؟
2. مختلف تراجم میں اصل عربی متن کے اسلوب، بلاغت اور معنویت کو کس حد تک برقرار رکھا گیا ہے؟

طریقۂ تحقیق

اس تحقیق میں تجزیاتی (Analytical) اور تقابلی (Comparative) منہج اختیار کیا گیا ہے۔ اس کے تحت نہج البلاغہ کے اردو، سندھی اور انگریزی تراجم و شروح کو مختلف علمی مصادر، کتب خانوں، پبلشرز، اہلِ علم اور آن لائن ذرائع سے جمع کر کے ان کا منظم اور معروضی مطالعہ کیا گیا ہے۔ حاصل شدہ نتائج کو سائنسی اور تحقیقی اصولوں کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔

قرآنِ کریم سے حوالہ دیتے وقت سورت کا نام اور آیت نمبر درج کیا گیا ہے، جبکہ نہج البلاغہ کے عربی متن کے لیے شیخ محمد عبدہ کی شرح کو بنیادی ماخذ کے طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ اس کے حواشی اور اختلافی عبارات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ متن کے انتخاب کے ضمن میں نہج البلاغہ کے منتخب خطبات، خطوط اور حکمتوں میں سے بالخصوص مالک اشتر کے نام لکھے گئے خط کو بطورِ مرکزی متن منتخب کیا گیا ہے۔ اس خط کے تقابلی مطالعے کے لیے اردو، سندھی اور انگریزی زبانوں میں سے ہر ایک کا ایک نمائندہ اور معروف ترجمہ اختیار کیا گیا ہے۔

اردو ترجمے کے لیے مفتی جعفر حسین، انگریزی ترجمے کے لیے یاسین ٹی الجبوری، اور سندھی ترجمے کے لیے مشتاق مسرور بار یچو کے تراجم کو منتخب کیا گیا ہے۔ ان تراجم کے انتخاب کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان تینوں میں اصل عربی عبارت کو بھی شامل کیا گیا ہے، جس سے تقابلی و تجزیاتی مطالعہ زیادہ مستند اور براہِ راست ممکن ہو جاتا ہے۔

ہر منتخب ترجمے کا اصل عربی متن کے ساتھ تقابل کرتے ہوئے تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ لغوی و معنوی تجزیے کے لیے مستند عربی، اردو، سندھی اور انگریزی لغات سے مدد لی گئی ہے، جبکہ بلاغتی و اسلوبی تجزیے کے لیے کلاسیکی شروح، خصوصاً شرح ابن ابی الحدید، سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اس تحقیق میں نہج البلاغہ کے متون کا تجزیہ اصل عربی متن کی روشنی میں کیا گیا ہے، جسے مختلف اردو تراجم کے ساتھ تقابلی اور تنقیدی انداز میں پرکھا گیا۔ لغوی و معنوی تحقیق کے لیے مستند عربی مصادر، بالخصوص لسان العرب، تاج العروس اور مفردات القرآن سے استفادہ کیا گیا، جبکہ عربی–اردو، سندھی اور عربی–انگریزی لغات، جیسے المنجد، لغاتِ سندھی، Al-Mawrid، Hans Wehr Dictionary اور Lane's Arabic-English Lexicon بھی شاملِ مطالعہ رہیں۔ مزید برآں، almaany اور سندھی لغت کے آن لائن ذخائر سے بھی معاونت حاصل کی گئی۔ یہ مطالعہ ایک معروضی، حوالہ جاتی اور تجزیاتی منہج پر مبنی ہے، جس میں نتائج کو ذاتی آراء کے بجائے مستند علمی اصولوں اور معتبر مصادر کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے۔

منتخب متن کا تعارف

اس مقالے کے لیے نہج البلاغہ کے ایک منتخب مکتوب (مکتوبِ مالک اشترؒ) کو بطور نمونہ اختیار کیا گیا ہے تاکہ اس کے عربی متن کا اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کے ساتھ لسانی و بلاغتی تقابلی مطالعہ کیا جا سکے۔ اس انتخاب کا مقصد یہ جانچنا ہے کہ مختلف زبانوں میں ترجمہ کرتے وقت الفاظ کے انتخاب، نحوی ساخت اور اسلوبِ بیان میں کس نوع کی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اور اصل مفہوم کس حد تک منتقل ہو پاتا ہے۔ اس طرح یہ مطالعہ ترجمہ نگاری کے لسانی و اسلوبی پہلوؤں کو واضح کرتا ہے۔

حضرت مالک اشترؒ کا مختصر تعارف

مالک اشتر اکابر تابعین اور امیر المومنینؑ کے ان خواص اصحاب میں سے تھے۔[3] آپ استقلال اور پائیداری کے ساتھ کامل وثوق و اعتماد کے حامل تھے۔[3] وہ حضرتؑ کے اخلاق کے سانچے میں ڈھل کر ہر جنگی و سیاسی مہم میں دست و بازو ثابت ہوئے اور غیر معمولی شجاعت کے ساتھ بلند امتیاز رکھتے تھے۔[4] ان کے اخلاق کا یہ عالم تھا کہ کوفہ کے بازار میں اپنی بے عزتی کے باوجود انہوں نے حلم اور عفو کا مظاہرہ کرتے اور بعد ازاں معافی میں پہل کرتے، جو ان کی علوی تربیت کی واضح علامت ہے۔[5] حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے انہیں مصر کی حکومت کے لیے منتخب کرتے ہوئے انہیں رعایا کے لیے ڈھال اور سپر قرار دیا اور ان کی بصیرت و قیادت پر اعتماد کا اظہار فرمایا۔[6] حضرت علیؑ نے ان کی وفات پر ان کی عظمت کو ان الفاظ میں بیان کیا کہ وہ اگر پہاڑ ہوتے تو بلند پہاڑ ہوتے اور اگر پتھر ہوتے تو سخت پتھر ہوتے۔[7] آخر کار وہ مصر کی گورنری کے سفر کے دوران زہر دیے جانے کے سبب شہید ہوئے۔[8]

مکتوبِ مالک اشتر کا تعارف و اہمیت

حضرت علی ابن ابی طالبؑ خلافت کے منصب پر اس وقت فائز ہوئے جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد امت مسلمہ مختلف سیاسی و سماجی بحرانوں اور اختلافات کا شکار ہو گئی۔ آپؑ کی بنیادی توجہ امت کے اتحاد اور اصلاحِ احوال پر مرکوز رہی، تاہم شدید سیاسی کشمکش کے باوجود آپؑ نے عدالتی نظام کی تنظیم و اصلاح کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ اس کا واضح ثبوت وہ خط ہے جو آپؑ نے اپنے گورنر مصر، مالک اشتر نخعیؒ کو ارسال فرمایا، جس میں عدل و انصاف پر مبنی نظام قضا کی ہدایات دی گئیں۔[9] مالکِ اشتر کا مکتوب مختلف پہلوں سیاسی، سماجی و اخلاقی پہلوں سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ بانئ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے بارے میں یہ بات بھی تاریخی حوالوں سے ملتی ہے کہ وہ حضرت علیؑ کے کلام، خصوصاً مکتوبِ مالک اشترؒ کی غیر معمولی اہمیت کے قائل تھے۔ علامہ رشید ترابی کے مطابق قائد اعظمؒ نے 1947ء میں ان سے حضرت علیؑ کے اس خط کا انگریزی ترجمہ کروانے کی خواہش ظاہر کی، جس کے نتیجے میں یہ ترجمہ اکتوبر 1947ء میں مکمل ہوا اور دسمبر 1947ء میں شائع ہوا۔[9] اسی طرح عیسائی مفکر جارج جرداق

کے مطابق حضرت علیؑ کا عہد نامہ مالک اشتر انسانی حقوق اور عدل و انصاف کا ایک ایسا جامع منشور ہے جس کی مثال جدید عالمی دستاویزات میں بھی نہیں ملتی، اور اس میں انسانی حقوق کے وہ اصول موجود ہیں جو اقوام متحدہ کے منشور سے بھی زیادہ وسیع اور عمیق ہیں۔[10] اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بھی حضرت علیؑ کے اس مکتوب کے بعض حصوں کو بطور رہنما اصول پیش کیا اور اس میں بیان کردہ حکومتی اخلاق، رعایا پر شفقت اور عدل و انصاف کو اعلیٰ انسانی رہنمائی قرار دیا۔[11] مزید بر آں، اقوام متحدہ کی "Arab Human Development Report 2002" میں بھی حضرت علیؑ کے اس مکتوب کے بعض اقتباسات کو بطور مثالی حکومتی اصول شامل کیا گیا، جن میں عدالتی نظام اور عہدے داروں کے انتخاب کے اصول خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔[12] اسی طرح مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی نے اس مکتوب کو سیاستِ مدن اور حکمرانی کا ایک نہایت قیمتی اور ہمہ گیر دستور قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں وہ اصول جمع کر دیے گئے ہیں جن سے آج بھی مہذب دنیا مستغنی نہیں ہو سکتی۔[13]

یہ تمام آراء اس امر کی غمازی کرتی ہیں کہ مکتوبِ مالک اشتر نہ صرف اسلامی سیاسی فکر کا بنیادی ماخذ ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی اسے ایک آفاقی دستوری منشور کی حیثیت حاصل ہے۔

مکتوبِ مالک اشتر کا موضوعاتی تعارف

مکتوبِ مالک اشترؓ ایک جامع دستاویز ہے جس میں حکمرانی، عدل، اخلاق اور معاشرتی نظام کے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں۔ اس مکتوب میں حاکم اور رعایا کے تعلقات، انصاف کی فراہمی، عوامی فلاح، اور ریاستی نظم و نسق کے مختلف پہلوؤں کو نہایت جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے موضوعات کو سمجھنے کی غرض سے ذیل میں اہم نکات کو موضوعاتی عنوانات کے تحت مختصراً پیش کیا جا رہا ہے تاکہ بعد میں لسانی و بلاغتی تجزیہ کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

مکتوبِ مالک اشتر کے موضوعات (موضوعاتی خلاصہ)

1۔ اخلاقی و شخصی اصول

2۔ عدل و انصاف

3۔ حکومتی و انتظامی اصول

4۔ ریاستی ادارے

5۔ سماجی انصاف

6۔ سیاسی آداب

مالک اشتر کے خط پر بہت سی تحقیقات کی جا چکی ہیں۔ حال ہی میں حکمرانی کے آفاقی اصول کے عنوان سے ایک مقالہ میں اس مکتوب سے متعلق چالیس ذیلی عنوانات کو مرتب کیا گیا ہے۔

نہج البلاغہ کے اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ

نہج البلاغہ مکتوب 53، مالک اشتر کے نام خط (ایک حصہ)

(53) و من عهد له عليه السلام: كتبه للاشتر النخعي لما ولاه على مصر و اعمالها حين اضطرب امر محمد بن ابي بكر، و هو اطول عهد و اجمع كتبه للمحاسن: بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما امر به عبد الله علي امير المؤمنين، مالك بن الحارث الاشتر، في عهده اليه حين ولاه مصر: جباية خراجها، و جهاد عدوها، و استصلاح اهلها، و عمارة بلادها. امره بتقوى الله، و ايثار طاعته و اتباع ما امر به في كتابه: من فرائضه و سننه، التي لا يسعد احد الا باتباعها، و لا يشقى الا مع جحودها و اضاعتها، و ان ينصر الله سبحانه بقلبه و يده و لسانه، فانه جل اسمه قد تكفل بنصر من نصره، و اعزاز من اعزهو اشعر قلبك الرحمة للرعية و المحبة لهم و اللطف بهم، و لا تكونن عليهم سبعا ضاريا تغتنم اكلهم، فانهم صنفان: اما اخ لك في الدين و اما نظير لك في الخلق، يفرط منهم الزلل، و تعرض لهم العلل، و يوتى على ايديهم في العمد و الخطا، فاعطهم من عفوك و صفحك مثل الذي تحب ان يعطيك الله من عفوه و صفحه، فانك فوقهم، و والي الامر عليك فوقك، و الله فوق من ولاك، و قد استكفاك امرهم، و ابتلاك بهم.[14]

نہج البلاغہ اردو ترجمہ: مفتی جعفر حسین

عہد نامہ (۵۳) اس دستاویز کو (مالک) اشتر نخعی رحمہ اللہ کیلئے تحریر فرمایا جبکہ محمد ابن ابی بکر کے حالات کے بگڑ جانے پر انہیں مصر اور اس کے اطراف کی حکومت سپرد کی۔ یہ سب سے طویل عہد نامہ اور امیر المومنین علیہ السلام کے توقیعات میں سب سے زیادہ محاسن پر مشتمل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ ہے وہ فرمان جس پر کاربند رہنے کا حکم دیا ہے خدا کے بندے علی امیر المومنین علیہ السلام نے مالک ابن حارث اشتر کو جب مصر کا انہیں والی بنایا،

تا کہ وہ خراج جمع کریں، دشمنوں سے لڑیں، رعایا کی فلاح و بہبود اور شہروں کی آبادی کا انتظام کریں۔ انہیں حکم ہے کہ اللہ کا خوف کریں، اس کی اطاعت کو مقدم سمجھیں اور جن فرائض و سنن کا اس نے اپنی کتاب میں حکم دیا ہے، ان کا اتباع کریں کہ انہی کی پیروی سے سعادت اور انہی کے ٹھکرانے اور برباد کرنے سے بدبختی دامن گیر ہوتی ہے۔ اور یہ کہ اپنے دل، اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے اللہ کی نصرت میں لگے رہیں۔ کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے ذمہ لیا ہے کہ جو اس کی نصرت کرے گا، وہ اس کی مدد کرے گا اور جو اس کی حمایت کیلئے کھڑا ہو گا، وہ اسے عزت و سرفرازی بخشے گا۔

رعایا کیلئے اپنے دل کے اندر رحم و رافت اور لطف و محبت کو جگہ دو۔ ان کیلئے پھاڑ کھانے والا درندہ نہ بن جاؤ کہ انہیں نگل جانا غنیمت سمجھتے ہو۔ اس لئے کہ رعایا میں دو قسم کے لوگ ہیں: ایک تو تمہارے دینی بھائی اور دوسرے تمہارے جیسی مخلوقِ خدا۔ ان سے لغزشیں بھی ہوں گی، خطاؤں سے بھی انہیں سابقہ پڑے گا اور ان کے ہاتھوں سے جان بوجھ کر یا بھولے چوکے سے غلطیاں بھی ہوں گی۔ تم ان سے اسی طرح عفو و درگزر سے کام لینا جس طرح اللہ سے اپنے لئے عفو و درگزر کو پسند کرتے ہو۔ اس لئے کہ تم ان پر حاکم ہو، اور تمہارے اوپر تمہارا امام حاکم ہے، اور جس (امام) نے تمہیں والی بنایا ہے اس کے اوپر اللہ ہے، اور اس نے تم سے ان لوگوں کے معاملات کی انجام دہی چاہی ہے اور ان کے ذریعہ تمہاری آزمائش کی ہے۔[15]

1۔ لغوی و معنوی تجزیہ

عربی متن:

- بسم الله الرحمٰن الرحيم،هذا ما أمر به عبد الله علي أمير المؤمنين مالك بن الحارث الأشتر...
- أمره بتقوى الله وإيثار طاعته واتباع ما أمر به في كتابه...

اردو ترجمہ:

- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ ہے وہ فرمان جس پر کاربند رہنے کا حکم دیا ہے خدا کے بندے علی امیر المومنین علیہ السلام نے مالک ابن حارث اشتر کو...
- انہیں حکم ہے کہ اللہ کا خوف کریں اور اس کی اطاعت کو مقدم سمجھیں...

تجزیہ:

عربی متن میں الفاظ انتہائی مختصر مگر گہرے معانی رکھتے ہیں۔ تقویٰ، اطاعت اور نصرت جیسے الفاظ جامع فکری مفہوم رکھتے ہیں۔ اردو ترجمہ ان معانی کو واضح اور آسان انداز میں بیان کرتا ہے۔ تاہم عربی کی اختصار اور معنوی وسعت ترجمے میں کچھ حد تک پھیل جاتی ہے۔

2۔ بلاغت و اسلوب

عربی متن:

وأشعر قلبك الرحمة للرعية والمحبة لهم واللطف بهم ولا تكونن عليهم سبعًا ضاريًا...

اردو ترجمہ:

رعایا کیلئے اپنے دل کے اندر رحم و رافت اور لطف و محبت کو جگہ دو اور ان پر درندہ نہ بن جاؤ...

تجزیہ:

عربی متن میں استعارہ اور شدت بہت زیادہ ہے، خصوصاً "سبعًا ضاريًا" ایک طاقتور ادبی تصویر ہے۔ اردو ترجمہ میں یہ استعارہ برقرار رکھا گیا ہے لیکن اس کی شدت اور ادبی کاٹ نسبتاً کم ہو گئی ہے۔ اس کے باوجود مفہوم واضح طور پر منتقل ہو گیا ہے۔

3۔ فصاحت و ادبی معیار

عربی متن:

فإنه جل اسمه قد تكفل بنصر من نصره وإعزاز من أعزه...

اردو ترجمہ:

کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے ذمہ لیا ہے کہ جو اس کی نصرت کرے گا وہ اس کی مدد کرے گا...

تجزیہ:

عربی متن میں جملوں کا صوتی آہنگ اور تکرار اسے نہایت فصیح اور باوقار بناتا ہے۔ اردو ترجمہ مفہوم کو درست منتقل کرتا ہے لیکن عربی کی موسیقیت اور ادبی حسن مکمل طور پر منتقل نہیں ہو پاتا۔

4۔مذہبی وفکری گہرائی

عربی متن:

فإنهم صنفان إما أخ لك في الدين وإما نظير لك في الخلق...

اردو ترجمہ:

اس لئے کہ رعایا میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک تو تمہارے دینی بھائی اور دوسرے تمہارے جیسی مخلوقِ خدا...

تجزیہ:

یہ جملہ انسانی مساوات اور اسلامی اخوت کا بنیادی اصول بیان کرتا ہے۔ عربی متن میں یہ خیال انتہائی مختصر اور گہرا ہے جبکہ اردو ترجمہ اسے مزید واضح اور تفصیلی انداز میں بیان کرتا ہے۔

نہج البلاغہ سندھی ترجمہ: مشتاق مسرور بارپچو

خدا جي ٻانهي امير المؤمنين پنهنجي عملداري ۾ جن °الهين تي °اربند رهن جو ح°م . نو اهي انهن جو تت هي اهي امر من عظمت جي حراج جي فراهمي، سندس دشمن سان جهاد، مصروارن جي ٻاراني °ان جي آبادي، °ع ىان حرم آهي ته الله جي گرفت °رهي. سندس اطاعت کي هر حالت °ترجيح ڏي. من پنهنجين °تابن °فرضن وسنتن تي عمل °ر °جو ح°م آهي، ان جي پيروي °يئي وڃي. اهي فرض انهن کي ضايع °ر °سان بدبختي ٿيئي ٿي. اهو به ح°م آهي ته پنهنجي دل °زبان سان الله سبحانه جي نصرت °ندار هو. ته انهي بزرگ برتر ذات کي قبول °يو آهي ته هو پنهنجي نصرت °ند ڏجي مدد °ندو.

هي تر°مين جو ح°م آهي ته هو پنهنجي نفس جي خواهشن تي نظر نه رکي، دين °جذبات °هو سر°شي نه °ري ته سندس وا...°ي نه وڃي. جنهن جو ذهن الله رحم نه °ري ته نفس کي برائي تي آماده °ندو رهي ٿو.

°ان کان علاوه ما° آگاه رهي ته مون توهان کي انهن علائقن ۾ انهن مو°ليو آهي جن تي توهان کان اڳ به نظر °يئي ويندي هئي. جنهن سان توهان کان پهرين ح°مرانن جي طرز عمل کي ...و ويندو رهيو آهي. توهان جي ٻاري °به اهوئي °جهه ڇيو ويندو جيه°و توهان انهن ح°مرانن جي ٻاري °چوندا رهيا آهيو. (زبانِ خلق نقاره خدا) نيڪ °ماڻهن جي سڃاڻ °انهي خير جي ذ°ر سان جيه°و خدا پنهنجي ٻندن جي زبان تي جاري °ري ٿو. تنهن°ري توهان جو پسنديده ترين ذخيرو صالح عملن جو ذخيرو هجڻ°گهرجي . پنهنجي نفسانى خواهشن کي قابو °رک، بخل کان بچ، ڇوته نفس جي تندري ان کي بخل ۾ انهن وڻي وڃي ٿي، °انصاف اختيار °ر °ضروري آهي. رعيت لاءِ رحم، محبت °مهرباني کي پنهنجي دل جو شعار ٻ°ايو. انهن لاءِ چير ٻندر باز ٻندر حيوان نه ٻ°جو، جيه°ي کين کاءِ°جو موقعو °وليندا رهو . ڇوته ماڻهن جا ٻه قسم آهن: ه°ته توهان جا ديني ڀائر آهن، يا توهان جهڙا مخلوق آهن. انهن کان گه°يون خطائون ٿي ويندڙيون آهن °کين بيمارين کي به منهن ڏ°و پوندو آهي. سندن ه°ان ڄاڻ ٻاڻ ي ياپڙ°چڻ °کان غلطيون به ٿي ويندڙيون آهن. ته توهان کين پنهنجي عفو ودرگذر سان اهڙي طرح نوازيو جيئن توهان چاهيو ٿا ته الله توهان کي پنهنجي عفو ودرگذر سان نوازيندو. ان °ري جو توهان کي انهن تي بالادستي حاصل آهي . توهان جي والي امر (امام) توهان کي انهن تي فوقيت ڏني آهي °توهان کي حا°م ٻ°ايو آهي. ح°ومت °ري انهن ذريعي توهان جي آزمائش °يئي آهي.

1۔لغوی ومعنوی تجزیہ

عربی متن:

•بسم الله الرحمٰن الرحيم، هذا ما أمر به عبد الله علي أمير المؤمنين مالك بن الحارث الأشتر
•أمره بتقوى الله وإيثار طاعته واتباع ما أمر به في كتابه

سندھی ترجمہ:

·خدا جي ٻانهي امير المؤمنين پنهنجي عملداري ۾ جن ڪالهين تي ڪاربند رهن جو حڪم ڏنو اهي
•سندس اطاعت کي هر حالت ۾ ترجيح ڏي، قرآن ۽ سنت تي عمل ڪرڻ جو حڪم آهي

تجزیہ:

عربی متن میں تقویٰ اور اطاعت جیسے الفاظ انتہائی جامع معنوی گہرائی رکھتے ہیں۔ سندھی ترجمہ ان مفاہیم کو واضح انداز میں بیان کرتا ہے مگر اختصار اور معنوی تہہ داری نسبتاً کم ہو جاتی ہے۔

2۔بلاغت واسلوب (Rhetoric & Style)

عربی متن:

·وأشعر قلبك الرحمة للرعية والمحبة لهم واللطف بهم ولا تكونن عليهم سبعًا ضاريًا

سندھی ترجمہ:

•رعيت لاءِ رحم، محبت ۽ مهرباني کي پنهنجي دل جو شعار بڻايو، انهن لاءِ درنده حيوان نه بڻجو

تجزیہ:

عربی متن میں سبعًا ضاريًا ایک طاقتور استعارہ ہے جو ظلم اور درندگی کی علامت ہے۔سندھی ترجمہ مفہوم کو منتقل کرتا ہے مگر اس کی بلاغتی شدت نسبتاً کم ہو جاتی ہے۔

3۔فصاحت وادبی معیار

عربی متن:

•فإنه جل اسمه قد تكفل بنصر من نصره وإعزاز من أعزه

سندھی ترجمہ:

•چو ته انهي بزرگ برتر ذات پنهنجي مدد ڪندڙ جي مدد ڪرڻ جو وعدو ڪيو آهي

تجزیہ:

عربی متن میں تکرار اور صوتی آہنگ اس کی فصاحت کو بلند کرتا ہے جبکہ سندھی ترجمہ مفہوم کو واضح کرتا ہے مگر ادبی موسیقیت کم ہو جاتی ہے۔

4۔مذہبی و فکری گہرائی(Religious & Intellectual Depth)

عربی متن:

•فإنهم صنفان إما أخ لك في الدين وإما نظير لك في الخلق

سندھی ترجمہ:

•ماڻهو ٻن قسمن جا آهن: هڪ تنهنجا ديني ڀائر، ٻيا تنهنجيان جهڙا انسان

تجزیہ:

یہ عبارت انسانی مساوات اور اسلامی اخوت کا بنیادی اصول بیان کرتی ہے۔سندھی ترجمہ مفہوم کو واضح طور پر منتقل کرتا ہے مگر عربی کی اختصاریت زیادہ گہری ہے۔

نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ یاسین الجبوری

"In the name of Allah, the Compassionate, the Merciful.
"This is what Allah's servant Ali ibn Abū Talib has ordered Mälik ibn al-Härith al-Ashtar in his instrument (of appointment) for him when he made him governor of Egypt for the collection of its revenues, fighting its enemies, seeking the good of its people and making its cities prosperous.
"He has ordered him to fear Allah, to prefer obedience to Him and to follow what He has commanded in His Book (Holy Qur'an) out of His obligatory and elective commands, without following which one cannot achieve virtue, nor (can one) be evil, save by opposing them and ignoring them, and to support the cause of Allah, the most Glorified One, with his heart, hand and tongue. This is so because Allah, whose name is Sublime, takes the responsibility for supporting those who support Him, for protecting those who help His cause.
Accustom your heart to be merciful towards the subjects, to have affection and kindness for them. Do not stand over them like greedy beasts that feel it is enough to devour them, since they are of two kinds: either your brethren in religion or your likes in creation. They will commit slips and encounter mistakes. They may act wrongly, willfully or out of negligence. So, extend to them your forgiveness and pardon them in the same way as you would like Allah forgive and pardon you because you are over them. Your responsible Commander (Imām) is over you, while Allah is over the one who appointed you. He (Allah) has sought you to manage their affairs and tried you through them.

1۔لغوی ومعنوی تجزیہ(Lexical & Semantic Analysis)

عربی متن:

•للجباية خراجها، وجهاد عدوها، واستصلاح أهلها•وعمارة بلادها

انگریزی ترجمہ:

• for the collection of its revenues, fighting its enemies, seeking the good of its people

• making its cities prosperous

تجزیہ:

•پہلی مثال میں عربی لفظ خراج ایک فقہی و ریاستی اصطلاح ہے، جس کا ترجمہ revenues کیا گیا ہے، مگر اس کی انتظامی اور شرعی گہرائی مکمل طور پر منتقل نہیں ہوتی۔

• دوسری مثال میں عمارة بلادھا کا مفہوم انگریزی میں وسیع انداز میں آیا ہے، لیکن عربی کی اختصاریت اور معنوی تہہ داری کم ہو گئی ہے۔

2۔ بلاغت و اسلوب

عربی متن:

•ولا تكونن عليهم سبعًا ضاريًا •وأشعر قلبك الرحمة للرعية

انگریزی ترجمہ:

• Do not stand over them like greedy beasts

• Accustom your heart to be merciful towards the subjects

تجزیہ:

•پہلی مثال میں سبعًا ضاریًا ایک طاقتور استعارہ ہے جو ظلم اور درندگی کو ظاہر کرتا ہے، جس کی شدت انگریزی ترجمے میں کم ہو جاتی ہے۔

• دوسری مثال میں عربی کا جذباتی اور خطیبانہ انداز انگریزی میں زیادہ نرم اور وضاحتی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

3۔ فصاحت و ادبی معیار

عربی متن:

•فإنه جل اسمه قد تكفل بنصر من نصره •قد تكفل بنصر من نصره وإعزاز من أعزه

انگریزی ترجمہ:

• He has taken responsibility for supporting those who support Him

• He has sought you to manage their affairs and tried you through them

تجزیہ:

• عربی متن میں تکرار اور صوتی آہنگ اس کی فصاحت کو بلند کرتا ہے، جبکہ انگریزی ترجمے میں یہ ادبی موسیقیت موجود نہیں رہتی۔

• انگریزی ترجمہ مفہوم کو واضح کرتا ہے مگر بلاغتی تاثیر کمزور ہو جاتی ہے۔

4۔ مذہبی و فکری گہرائی

عربی متن:

•إما أخ لك في الدين وإما نظير لك في الخلق

انگریزی ترجمہ:

• either your brethren in religion or your likes in creation

تجزیہ:

•پہلی مثال اسلامی اخوت کے اصول کو بیان کرتی ہے۔

•دوسری مثال انسانی مساوات کے عالمی تصور کو ظاہر کرتی ہے۔

انگریزی ترجمہ فکری پیغام کو بڑی حد تک محفوظ رکھتا ہے، اگرچہ عربی میں اختصار زیادہ ہے۔

نہج البلاغہ کے اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کا جامع تقابلی مطالعہ

عربی متن:

"للجباية خراجها وعمارة بلادها"

اردو ترجمہ:

"تا کہ وہ خراج جمع کریں اور شہروں کی آبادی کا انتظام کریں"

سندھی ترجمہ:

"خراج گڏ ڪن ۽ شهرن جي آبادي ڪن"

انگریزی ترجمہ:

"for the collection of its revenues and making its cities prosperous"

تجزیہ:

لفظ "خراج "ایک فقہی و انتظامی اصطلاح ہے:

- اردو ترجمہ اس کے مفہوم کو بہتر برقرار رکھتا ہے
- سندھی ترجمہ سادہ اور واضح ہے
- انگریزی میں revenues اس کی مکمل شرعی جہت کو ظاہر نہیں کرتا

2۔ بلاغت و اسلوب

عربی متن:

"ولا تكونن عليهم سبعًا ضاريًا"

اردو ترجمہ:

"ان پر درندہ نہ بن جاؤ"

سندھی ترجمہ:

"انهن لاءِ درنده حيوان نه بڻجو"

انگریزی ترجمہ:

"Do not stand over them like greedy beasts"

تجزیہ:

- عربی میں "سبعًا ضاریًا "نہایت طاقتور استعارہ ہے
- اردو ترجمہ اس استعارے کو بڑی حد تک محفوظ رکھتا ہے
- سندھی میں شدت کم ہو جاتی ہے
- انگریزی میں اسلوب نرم ہو جاتا ہے

3۔ فصاحت و ادبی معیار

عربی متن:

"قد تكفل بنصر من نصره وإعزاز من أعزه"

اردو ترجمہ:

"جو اس کی نصرت کرے گا وہ اس کی مدد کرے گا"

سندھی ترجمہ:

"مدد ڪندڙ جي مدد ڪرڻ جو وعدو"

انگریزی ترجمہ:

"He has taken responsibility for supporting those who support Him"

تجزیہ:

- عربی میں تکرار اور صوتی آہنگ نمایاں ہے
- اردو مفہوم کو منتقل کرتا ہے مگر موسیقیت کم
- سندھی میں سادگی
- انگریزی میں صرف مفہوم باقی

4۔ مذہبی و فکری گہرائی

عربی متن:

"إما أخ لك في الدين وإما نظير لك في الخلق"

اردو ترجمہ:

"ایک تمہارے دینی بھائی اور دوسرے تمہارے جیسی مخلوقِ خدا"

سندھی ترجمہ:

"هڪ تنهنجا ديني ڀائر، ٻيا تنهنجيان جهڙا انسان"

انگریزی ترجمہ:

"either your brethren in religion or your equals in creation"

تجزیہ:

- عربی میں انتہائی جامع اور گہرا فکری اصول۔
- اردو ترجمہ بہترین توازن کے ساتھ مفہوم منتقل کرتا ہے۔
- سندھی میں وضاحت زیادہ۔
- انگریزی میں عالمی فہم پیدا ہوتا ہے۔

حتمی مجموعی نتیجہ

مندرجہ بالا مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ:

- عربی متن ہر پہلو سے اصل، جامع اور بلاغت سے بھرپور ہے۔
- اردو ترجمہ (مفتی جعفر حسین) سب سے زیادہ متوازن اور علمی ہے۔
- سندھی ترجمہ آسان فہم اور وضاحتی ہے۔
- انگریزی ترجمہ عالمی ترسیل کے لیے مؤثر ہے۔

تفصیلی تقابلی تجزیہ: **جدول 1 کا تعارف**

یہ جدول نہج البلاغہ کے مکتوب 53 کے منتخب اقتباسات کے عربی متن اور اس کے اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کا تفصیلی تقابلی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس میں لغوی و معنوی پہلو، بلاغت و اسلوب، فصاحت و ادبی معیار اور فکری گہرائی کے اعتبار سے ہر ترجمے کا الگ الگ تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس جدول کا مقصد مختلف زبانوں میں ترجمے کے دوران مفاہیم اور اسلوب میں پیدا ہونے والے فرق کو علمی بنیادوں پر واضح کرنا ہے۔

پہلو	اردو ترجمہ	سندھی ترجمہ	انگریزی ترجمہ	مجموعی تجزیہ
لغوی و معنوی	متوازن، بامحاورہ اور علمی انداز	وضاحت پر مبنی اور آسان فہم	سادہ اور وضاحتی انداز، مگر گہرائی میں کمی	عربی متن میں مفاہیم کی جامعیت اور اختصار نمایاں ہے؛ اردو ترجمہ قریب ترین معنوی ترجمانی فراہم کرتا ہے، سندھی وضاحت دیتا ہے جبکہ انگریزی میں فقہی و تہذیبی گہرائی کم ہو جاتی ہے
بلاغت و اسلوب	مؤثر اور اصل سے قریب تر	سادہ اور کم شدت والا انداز	نرم اور وضاحتی انداز	عربی اسلوب نہایت خطیبانہ اور استعاراتی ہے؛ اردو میں اس کا بہتر عکس موجود ہے، جبکہ سندھی و انگریزی میں بلاغتی شدت کم ہو جاتی ہے
فصاحت و ادبی معیار	بہتر مگر نسبتاً کم آہنگ	سادہ اور غیر ادبی انداز	سادہ نثری انداز	عربی متن میں فصاحت، تکرار اور صوتی آہنگ نمایاں ہے؛ اردو مفہوم منتقل کرتا ہے مگر موسیقیت کم ہو جاتی ہے
فکری گہرائی	بہترین فکری توازن	واضح اور سادہ بیان	عالمی فہم کے لیے موزوں مگر محدود اثر	عربی متن میں فکری گہرائی اور اختصار اعلیٰ ترین ہے؛ اردو اس توازن کو برقرار رکھتا ہے جبکہ سندھی و انگریزی وضاحت فراہم کرتے ہیں

جدول 2: مجموعی تقابلی درجہ بندی

مندرجہ بالا تفصیلی تجزیے کی روشنی میں یہ جدول مجموعی نتائج کو خلاصہ کی صورت میں پیش کرتا ہے، جس میں مختلف لسانی و فکری پہلوؤں کے اعتبار سے عربی متن اور اس کے تراجم کا تقابلی درجہ بندی کی گئی ہے۔

پہلو	اردو ترجمہ	سندھی ترجمہ	انگریزی ترجمہ
معنوی گہرائی	بہت اعلیٰ	بہتر	متوسط
بلاغت	اعلیٰ	بہتر	کم
فصاحت	بہتر	متوسط	کم
فکری پیغام	اعلیٰ	بہتر	بہتر

نتائج (Findings)

اس تحقیقی مطالعے میں نہج البلاغہ کے مکتوب 53 کے منتخب اقتباسات کے عربی متن اور اس کے اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کا تقابلی جائزہ لیا گیا۔ حاصل شدہ نتائج کو درج ذیل نکات میں سمیٹا جا سکتا ہے۔

1۔ عربی متن کی برتری

تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ عربی متن اپنی اصل صورت میں معنوی جامعیت، بلاغتی قوت، فصاحت اور فکری گہرائی کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ اس میں الفاظ کی اختصاریت کے ساتھ معانی کی وسعت اور ادبی حسن نمایاں ہے، جو کسی بھی ترجمے میں مکمل طور پر منتقل نہیں ہو سکا۔

2۔ اردو ترجمہ (مفتی جعفر حسین) کی امتیازی حیثیت

اردو ترجمہ مجموعی طور پر سب سے زیادہ متوازن، بامحاورہ اور علمی ثابت ہوا۔ اس میں اصل عربی مفہوم کو بڑی حد تک برقرار رکھا گیا ہے، بلاغتی اثر بھی جزوی طور پر منتقل ہوا ہے اور فکری گہرائی بھی مناسب انداز میں محفوظ رہی ہے۔ مزید یہ کہ مترجم کے اپنے بیان کے مطابق یہ ترجمہ براہِ راست عربی متن سے کیا گیا ہے اور اس میں محمد عبدہ کی شرح کے ساتھ دیگر معتبر شروح سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، جس سے اس کی علمی بنیاد مزید مضبوط اور مستند ہو جاتی ہے۔

3۔ سندھی (مشتاق مسرور بارہچو) ترجمہ کی خصوصیات

سندھی ترجمہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے آسان فہم اور وضاحتی ہے۔ تاہم بقول مترجم یہ ترجمہ براہِ راست عربی متن سے نہیں بلکہ مرزا یوسف لکھنوی کے اردو ترجمے کی

بنیاد پر کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے اس میں اصل عربی متن کی بلاغتی قوت اور معنوی گہرائی کسی حد تک کم ہو گئی ہے۔

4۔ انگریزی ترجمہ (یاسین الجبوری) کی نوعیت

انگریزی ترجمہ براہِ راست عربی متن سے کیا گیا ہے، جس کی بنا پر اس میں مفہوم کی ترسیل نسبتاً زیادہ مستند ہے۔ یہ ترجمہ عالمی سطح پر پیغام پہنچانے میں مؤثر ہے، تاہم فقہی، تہذیبی اور بلاغتی پہلو مکمل طور پر منتقل نہیں ہو پاتے اور اسلوب زیادہ سادہ اور وضاحتی ہو جاتا ہے۔

5۔ ترجماتی تغیرات

مطالعے سے یہ بات سامنے آئی کہ عربی کی اختصاریت ترجموں میں تفصیل میں بدل جاتی ہے، استعارہ اور بلاغت کی شدت کم ہو جاتی ہے، اور صوتی آہنگ اور فصاحت ترجمے میں برقرار نہیں رہتی۔

6۔ لسانی و فکری پہلوؤں کا تقابل

جدول 1 اور جدول 2 کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ معنوی گہرائی، بلاغت اور فصاحت میں عربی متن کو برتری حاصل ہے، اس کے بعد اردو، پھر سندھی اور آخر میں انگریزی آتی ہے، جبکہ فکری پیغام میں عربی کے بعد اردو اور پھر سندھی و انگریزی کا درجہ آتا ہے۔

7۔ مجموعی نتیجہ

یہ تحقیق اس امر کو واضح کرتی ہے کہ اگرچہ تراجم مختلف سطحوں پر مفہوم کی ترسیل میں کامیاب ہیں، تاہم کوئی بھی ترجمہ عربی متن کی بلاغتی، ادبی اور معنوی ہمہ گیری کو مکمل طور پر منتقل نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود اردو ترجمہ سب سے زیادہ متوازن اور علمی حیثیت رکھتا ہے، جبکہ سندھی اور انگریزی تراجم بالترتیب وضاحت اور عالمی ترسیل کے حوالے سے اہم کردار ادا کرتے ہیں، البتہ سندھی ترجمہ کے بالواسطہ ماخذ ہونے کے سبب اس کا درجہ نسبتاً کم ہو جاتا ہے جبکہ براہِ راست عربی سے کیے گئے تراجم زیادہ مستند شمار ہوتے ہیں۔

اختتامیہ Conclusion

یہ تحقیقی مطالعہ نہج البلاغہ کے مکتوب 53 کے منتخب اقتباسات کے عربی متن اور اس کے اردو، سندھی اور انگریزی تراجم کا لسانی، بلاغتی اور فکری تقابلی جائزہ پیش کرتا ہے۔ تحقیق سے یہ بات واضح ہوئی کہ عربی متن اپنی اصل صورت میں معنوی جامعیت، بلاغتی قوت، فصاحت اور فکری گہرائی کے اعتبار سے ایک اعلیٰ ترین معیار رکھتا ہے، جسے کسی بھی ترجمے میں مکمل طور پر منتقل کرنا ممکن نہیں۔

اردو ترجمہ (مفتی جعفر حسین) اس تقابلی مطالعے میں سب سے زیادہ متوازن اور علمی حیثیت کا حامل ثابت ہوا، کیونکہ یہ براہِ راست عربی متن سے کیا گیا ہے اور اس میں محمد عبدہ کی شرح کے ساتھ دیگر معتبر شروح سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، جس کے باعث اس کی معنوی صحت اور فکری گہرائی مضبوط ہو جاتی ہے۔ اس کے مقابلے میں سندھی ترجمہ، جو کہ براہِ راست عربی سے نہیں بلکہ مرزا یوسف لکھنوی کے اردو ترجمے پر مبنی ہے، اپنی وضاحت اور آسانی کے باوجود اصل متن کی بلاغتی شدت اور معنوی وسعت کو مکمل طور پر برقرار نہیں رکھ پاتا۔

انگریزی ترجمہ (یاسین الجبوری) براہِ راست عربی متن سے کیا گیا ہونے کے باعث مفہوم کی ترسیل میں نسبتاً مستند ہے اور عالمی سطح پر پیغام پہنچانے میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے، تاہم اس میں عربی متن کی بلاغتی اور تہذیبی جہات محدود ہو جاتی ہیں۔

مجموعی طور پر یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ نہج البلاغہ جیسے بلند پایہ ادبی و دینی متن کے تراجم میں لسانی مہارت کے ساتھ ساتھ بلاغتی شعور اور فکری بصیرت بھی ناگزیر ہے، اور براہِ راست عربی متن سے کیے گئے تراجم علمی اعتبار سے زیادہ قابلِ اعتماد ہوتے ہیں۔

حوالہ جات

1. اعوان، علی رضا، اردو ترجمۂ نہج البلاغہ از علامہ مفتی جعفر حسینؒ: تعارف اور تنقیدی جائزہ، سہ ماہی سماجی و دینی تحقیقی مجلہ نورِ معرفت، ص 145
2. اقوام متحدہ، عرب انسانی ترقیاتی رپورٹ 2002، نیویارک: اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام (UNDP)، 2002ء، ص 82، 107
3. مفتی جعفر حسین، نہج البلاغہ اردو ترجمہ، خطبہ: 34، معراج کمپنی، لاہور، پاکستان، 2003ء
4. مفتی جعفر حسین، نہج البلاغہ اردو ترجمہ، مکتوب 13، معراج کمپنی، لاہور، پاکستان، 2003

5. تصور عباس، مقالہ قیادت ورہبری نہج البلاغہ کی روشنی میں، افکار اسلامی، پاکستان، 2025
6. مفتی جعفر حسین، نہج البلاغہ اردو ترجمہ، مکتوب 38، معراج کمپنی، لاہور، پاکستان، 2003
7. مفتی جعفر حسین، نہج البلاغہ اردو ترجمہ، حکمت 433، معراج کمپنی، لاہور، پاکستان، 2003
8. ساجد علی، مقالہ، امیر المومنین علیہ السلام کے مدد گار اور ساتھی، مدرسہ مومنیہ، افکار اسلامی، پاکستان
9. علی ابن ابی طالب، ج 1، ڈاکٹر علی محمد ثعلبی، انگریزی ترجمہ نصیر الدین الخطیب، الدار العالمیہ للکتاب الاسلامی، ص 471
10. حکمرانی کے افاقی اصول، مرکز افکار اسلامی، پاکستان صفحہ 6
11. جرداق، جارج، ندائے عدالت انسانی، ترجمہ محمد باقر النقوی، بہار، انڈیا: اصلاح پریس، 1965ء، ص 188
12. حکمرانی کے افاقی اصول، مرکز افکار اسلامی، پاکستان صفحہ 7
13. اقوامِ متحدہ، عرب انسانی ترقیاتی رپورٹ 2002، نیویارک: اقوامِ متحدہ ترقیاتی پروگرام (UNDP)، 2002ء، ص 82، 107۔
14. ملیح آبادی، عبد الرزاق، نہج البلاغہ اردو ترجمہ، شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ لاہور۔ 1955ء، (حصہ سوم)، ص 719،
15. الشیخ محمد عبدہ، نہج البلاغہ، دار المعرفہ للمطبوعات، بیروت، 1885، ص 92
16. مفتی جعفر حسین، نہج البلاغہ اردو ترجمہ، معراج کمپنی، لاہور، پاکستان، 2003، خطبہ 118، ص 647
17. بار یچو، مشتاق مسرور، نہج البلاغہ، سندھی ترجمہ، ، ادارہ علوم اہل بیتؑ 2016ء، ص 688
18. الجیبوری، یاسین، نہج البلاغہ انگریزی ترجمہ، تحریک ترسیلِ قرآن، امریکہ، 1975ء (ساتواں ایڈیشن: 2009ء)، ص 791